© rasailojaraid.com

فقہ النکاح

عنین کو ایک سال کی مہلت دیئے بغیر

فسخِ نکاح کا حکم

از: مفتی منظور احمد

جامعہ فاطمۃ الزہراء ' اسلام آباد

نمبر شمار	:	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	:	ذیلی عنوانات
۱	:	عنین کی تعریف	۲	:	عنین کی مختلف صورتیں
۳	:	مذہب حنفی	۴	:	مذہب شافعی
۵	:	مذہب مالکیہ	۶	:	پاکستان کے عائلی قوانین

(۱) عنین کی تعریف:۔

فقہاء کی اصطلاح میں عنین اس شخص کو کہتے ہیں جو باوجود عضو مخصوص ہونے کے عورت سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو خواہ یہ حالت کسی مرض کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یا ضعف کی وجہ سے یا بڑھاپے کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ کسی نے اس پر جادو کیا ہے اور اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ بعض عورتوں سے تو جماع کرنے پر قادر ہو اور بعض پر نہیں تو جس سے ہم بستری پر قدرت نہیں اس کے حق میں یہ شخص عنین سمجھا جائے گا۔(از حیلۃ الناجزۃ ص ۴۳)

(۲) عنین کی مختلف صورتیں:۔

اصل بحث سے پہلے حنفیہ کے مذہب کو تفصیل سے ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے چنانچہ فقہاء حنفیہ کے ہاں عنین کا حکم یہ ہے کہ اس کی بیوی اگر اس کے ساتھ رہنے پر رضامند نہ ہو تو اپنا معاملہ عدالت میں پیش کرے قاضی پہلے خاوند سے پوچھے اگر وہ اقرار کرے کہ وہ نکاح کے بعد ایک دفعہ بھی ہم بستری پر قادر نہیں ہوا تو اسے قاضی علاج کے لئے ایک شمسی سال کی مہلت دیدے اور اگر خاوند ہم بستری کا دعویٰ کرتا ہو تو دیکھا جائے گا کہ عورت باکرہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے یا نہیں' اگر وہ باکرہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہو تو قاضی تجربہ کار اور معتبر عورت سے اس کا معائنہ کروائے اگر معائنہ سے ثابت ہو جائے کہ وہ باکرہ نہیں ہے تو شوہر سے جماع پر قسم لی جائے اگر وہ قسم کھالے تو اس کا قول معتبر ہوگا اور عورت کو جدائی کا حق حاصل نہ ہوگا اور اگر شوہر قسم سے انکار کر دے تو اسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دی جائے گی اور اگر معائنہ سے اس کا باکرہ ہونا ثابت ہو جائے تو قاضی شوہر سے قسم لیئے بغیر اسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دے دے گا اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عورت باکرہ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتی تو مرد سے ہم بستری پر قسم لی جائے گی اگر اس نے قسم اٹھائی تو عورت کو جدائی کا حق حاصل نہیں ہوگا اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کر دیتا ہے تو قاضی اسے ایک سال کی مہلت دے دے گا۔ حاصل یہ کہ دو صورتوں میں عورت کو جدائی کا حق حاصل نہ ہوگا ایک یہ کہ خاوند جماع کا دعویٰ کرے اور عورت بکارت کا دعویٰ کرے اور معائنہ سے اس کا باکرہ نہ ہونا ثابت ہو جائے اور شوہر جماع پر قسم کھالے اور چار صورتوں میں عورت کو جدائی کا حق حاصل ہوگا اور مرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی ایک یہ کہ مرد جماع نہ کرنے کا اقرار کرے دوسری یہ کہ مرد کے دعویٰ جماع اور عورت کے دعویٰ بکارت کی صورت میں عدم بکارت ثابت ہو جائے اور مرد قسم سے انکار کر دے تیسری یہ کہ اسی صورت میں معائنہ سے عورت کی بکارت ثابت ہو جائے چوتھی صورت یہ کہ مرد کے دعویٰ جماع کی صورت میں عورت دعویٰ بکارت نہ کرے اور مرد جماع پر قسم سے انکار کر دے۔ جن صورتوں میں مرد کو ایک سال کی مہلت ملے گی اگر وہ پورے سال میں ایک مرتبہ بھی ہم بستری پر قادر ہو گیا تو عورت کو فسخ نکاح کروانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اور اگر ایک مرتبہ بھی قادر نہ ہو سکا تو ایک سال گزرنے کے بعد عورت کے دوبارہ درخواست کرنے پر قاضی تحقیق کرے گا اگر شوہر نے عدمِ قدرت کا اقرار کر لیا تو عورت کو قاضی تفریق کا اختیار دے گا۔ اگر خاوند مدعی جماع ہو اور بیوی انکار کرتی ہو تو اگر مہلت دیتے وقت عورت کا شیبہ ہونا ثابت ہو چکا تھا یا پہلے باکرہ ہونا ثبوت ہوا تھا اور اب عورت زوال بکارت کا اقرار کرے مگر ہم بستری کا انکار کرے تو خاوند سے قسم لی جائے گی اگر وہ قسم کھالے تو تفریق نہیں ہوگی اور اگر شوہر قسم سے انکار کر دے تو عورت کو جدائی کا حق حاصل ہوگا اور اس کا طریق کار ابھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور اگر مہلت کے وقت معائنہ سے اس کا باکرہ ہونا ثابت ہوا تھا اور اب بھی بکارت کا دعویٰ کرتی ہے تو اس کا دوبارہ معائنہ کروایا جائے گا اگر اب اس کا شیبہ ہونا ثابت ہو جائے تو اس کا حکم وہی ہے جو ابھی گزرا۔ اور اگر اب بھی باکرہ ہونا ثابت ہو جائے تو شوہر سے قسم لیئے بغیر عورت کو تفریق کا اختیار دیا جائے گا حاصل یہ کہ سال کی مدت گزرنے کے بعد عورت کو تین صورتوں میں تفریق کا اختیار نہ رہے گا ایک یہ کہ خاوند مدعی جماع ہو عورت منکر ہو اور مہلت کے وقت اس کا شیبہ ہونا ثابت ہو چکا ہو اور اب شوہر جماع پر قسم کھالے دوسری صورت یہ کہ اسی صورت میں عورت کا پہلے باکرہ ہونا ثابت ہو چکا ہو اور اب زوال بکارت کا اقرار کرے اور خاوند قسم کھالے تیسری صورت یہ ہے کہ اسی صورت میں عورت کا بوقت مہلت باکرہ ہونا ثابت ہو چکا ہو اور اب بھی بکارت کی مدعی ہو اور تحقیق سے اس کا شیبہ ہونا ثابت ہو جائے اور خاوند قسم کھالے اور پانچ صورتوں میں عورت کو تفریق کا اختیار ملے گا تین صورتیں تو وہ ہیں جو ابھی گزریں ان میں خاوند قسم کھانے کی بجائے قسم سے انکار کر دے چوتھی صورت یہ ہے کہ سال گزرنے کے بعد خاوند عدم قدرت کا اقرار کر لے پانچویں صورت یہ ہے کہ سال کے بعد مرد مدعی جماع ہو اور عورت منکر اور مہلت کے وقت اس کا باکرہ ہونا ثابت ہوا ہو اور اب بھی معائنہ سے باکرہ ثابت ہو ان صورت میں قاضی عورت کو تفریق کا اختیار دے گا اگر عورت اسی مجلس میں علیحدگی کا مطالبہ کر دے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو شوہر سے اسے طلاق دلوائی جائے گی اگر وہ طلاق سے انکار کردے تو قاضی خود تفریق کردے گا اور یہ تفریق شرعاً طلاق بائن کے حکم میں ہوگی۔ واضح رہے کہ عورت کو حق تفریق ملنے کی حنفیہ کے ہاں چند شرائط ہیں۔

(۱) نکاح سے قبل عورت کو شوہر کے عنین ہونے کا علم نہ ہو۔ (۲) نکاح کے بعد ایک مرتبہ بھی مرد ہم بستری پر قادر نہ ہوا ہو

(۳) جب سے عورت کو عنین ہونے کا علم ہوا عورت نے اس وقت ایک مرتبہ بھی اس کے ساتھ رہنے پر رضامندی کی تصریح نہ کی ہو۔

(۴) سال گزرنے کے بعد جب قاضی عورت کو اختیار دے تو وہ اسی مجلس میں تفریق کو اختیار کرے۔

(۳) مذہب حنفی:۔وضاحت:

مذہب حنفی میں ایک سال کی مہلت کے بعد نکاح فسخ ہوگا ایک سال کی مہلت میں چند مشکلات ہیں۔

(۱) ہمارے عدالتی نظام سے انصاف حاصل کرنا بہت مہنگا اور مشکل ہے سال کی مہلت میں اس نظام کی طرف دو مرتبہ رجوع کرنے سے اخراجات اور مشقت دوہری ہے۔

(۲) ہمارے ہاں کسی کے خلاف مقدمہ کرنا اس سے دشمنی مول لینا ہے خاوند کے خلاف مقدمہ کرکے اس کے قادر علی الجماع ہونے کے انتظار میں بشاشت وانبساط کے ساتھ اس کے گھر رہنا مشکل ہے۔

(۳) خاوند خود ہی مہلت کا طالب نہ ہو یا ماہرین کی رائے میں عنیت ختم ہونے کی توقع نہ ہو تو عمومی حالات میں سال کی مہلت دینا مفید نہیں ان مشکلات کی بناء پر اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ایک سال کی مہلت کے بغیر فسخ نکاح کی شرعاً گنجائش ہے۔

سطور ذیل میں اسی کا جائزہ لینے کی کوشش ہے حنفیہ کے نزدیک جن صورتوں میں مرد کو ایک سال کی مہلت کا حکم دیا ہے اس میں مرد کی طرف سے مہلت کا مطالبہ شرط نہیں لہٰذا وہ مطالبہ کرے یا نہ کرے اس کو ایک سال کی مہلت ملے گی چنانچہ تاتارخانیہ میں ہیں۔"**واذا وجدت المرأة زوجها عنينا فلها الخيار أن شاء ت اقامت معه وان شأت خاصمة عند القاضی وطلبت الفرقة فان خاصمت فالقاضی يؤجله سنة وفی الخانية. طلب الرجل التاجيل اولم يطلب ج ۴ صفحه ۴۷ كذا فی الخانيه ج ۱ صفحه ۴۱۰.** ایسے ہی مرد کا اگر مرض ایسا ہو کہ اس کی صحت کی امید نہ ہو اور اس کا اقرار بھی کرتا ہو کہ میں سال بھر میں عورت سے وطی نہیں کرسکوں گا تو بھی اسے مہلت ملے گی۔ چنانچہ فتاوی خانیہ میں ہے۔"**كما يؤجل العنين يؤجل الخصی سنة وكذا الشيخ الكبير وان قال لا أرجوان اصل اليها، ج ۱ صفحه ۴۱۱، كذا فی التتارخانية ج ۴ صفحه ۵۲** ۔ اکثر حنابلہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ اگر ایسا مرض ہو جس کے زائل ہونے کی امید نہ ہو تو بھی عنین کو ایک سال کی مہلت دی جائیں گی چنانچہ ابن قدامہ مغنی میں فرماتے ہیں۔"**ومن علم عجنه عن الوطی لعارض من صغر اومرض مرجو الزوال لم تضرب له المدة لأن ذلک عارض يزول والعنة خلقة وجبلة لا تزول وان كان لكبراو مرض لا يرجی زواله ضربت له المدةلانه فی**

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معنی من حلق کذالک"(ج۶صفحہ۶۷۰)علامہ مرداوی الأنصاف میں فرماتے ہیں۔"وعلیٰ مافی المغنی وغیرہ!ولوأمکن لأنہ بمعناہ،ولھذاجزم بانہ لوعجز لکبر اومرض لایرجی بروہ.ضربت المدۃ' انتھیٰ'(ج۸ص۱۹۰)البتہ بعض حنابلہ کے ہاں عنین کی بیوی کو فی الحال فسخ نکاح کا حق حاصل ہوگا چنانچہ علامہ مرداوی الانصاف میں فرماتے ہیں۔"اذا اعترف بالعنۃ اواقامت ھی بینۃ بھا......أجل سنۃ علی الصحیح فی المذھب نص علیہ جماھیر الاصحاب وقطع اکثرھم......واختار جماعۃ من الاصحاب ان لھا الفسخ فی الحال منھم ابوبکرفی التبنیۃوالمسجد فی المحرر(ج۸صفحہ۱۸۷)البتہ اگر کسی شخص کا ذکر شل ہو اور اسے شفاء کی امید نہ ہو یا وہ شخص خصی ہو تو حنابلہ کے نزدیک اس کو مہلت نہیں دی جائیں گی اور مجبوب کی طرح فی الحال نکاح فسخ کردیا جائے گا چنانچہ مغنی میں ہے"وان کان لجب اوشللٍ ثبت الخیار فی الحال لان الوطی میووس منہ ولا معنیٰ لانتظارہ(ج ۶ صفحہ ۶۷۰)علامہ عبدالرحمٰن الجزیری فرماتے ہیں:"فاذاطلب امرأۃ المجبوب اولخصی فسخ العقد واجیبت الی طلبھا بدون مھلۃ ومثل ذلک مااذاکان الذکراشل لأمل فی شفائہ الافائدۃ من التاجیل واما اذاکان عنیناًفانہ یؤجل سنۃ رجاء برئہ"(الفقہ علی المذاھب الاربعۃ ج۴صفحہ۱۹۶) اس سے اتنی بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ اگر مرد کا ذکر موجود ہے مگر اس کے باوجود وہ ایسے مرض میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے وہ وطی نہیں کرسکتا ہے،اور نہ ہی آئندہ اس کے صحیح ہونے کی امید ہے۔تو اسے ایک سال کی مہلت نہیں دی جائے گی بلکہ عورت کے مطالبہ سے فی الحال تفریق کردی جائے گی۔

(۴) مذہب شافعی:۔

شافعیہ نے عورت کے مطالبے پر مطلقاً عنین کو مہلت دینے کا حکم ذکر فرمایا ہے انہوں نے یہ تفصیل ذِکر نہیں کی کہ مرض کے زائل ہونے کی امید نہ ہو تو بھی مہلت دی جائے گی کہ نہیں چنانچہ شرح المذہب میں ہے۔"فاذاثبت انہ عنین باقرارہ او بیمینھا بعد نکولہ فان الحاکم یؤجلہ سنۃ سواء کان الزوج حراً وعبداً......ولم یفرق ھؤلاء بین الحر والعبد ولأن العجز عن الوطئی قد یکون من اصل الخلقۃ وقد یکون لعارض فاذا مضت علیہ سنۃ اختلفت الاھویۃ(جمع ھواء)فان مضت علیہ سنۃ ولم یقدر علی الوطی علم أن عجزۃ من أصل الخلقۃ"اس کی وجہ یہ ہے۔کہ شافعیہ کے نزدیک عنین کہتے ہی اس شخص کو ہیں جو پیدائشی طور پر عنین ہو چنانچہ علامہ نووی شرح المذھب میں فرماتے ہیں:"ھذاالکلام فی العیوب الموجردۃ حال العقد التی لم یعلم بھا الاخرء فامااذاحدث شئی من ھذاالعیوب باحدالزوجین بعد العقد نظرت فان کان ذالک بِالزوج ویتصورفیہ حدوث العیوب کلھا الاالعنۃ فانہ لا یتصوران یکون غیر عنین ثم یکون عنیناًبعدہ'الخ"(ج۱۶،صفحہ۲۷۱)البتہ عنین کو جو مہلت دی جاتی ہے وہ یہ معلوم کرنے کے لئے دی جاتی ہے کہ واقعۃً وہ عنین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے یا نہیں چنانچہ سال گزرنے کے بعد بھی یہ ثابت ہو جائے کہ وہ وطی پر قادر نہیں ہوا تو یہ ثابت ہو جائے کہ وہ عنین ہے اور وطی سے عجز پیدائشی طور پر پایا جاتا ہے جیسا کہ علامہ نووی نے ارشاد فرمایا ہے "فان مضت عليه سنة ولم يقدر على الوطى علم أن عجزه من أصل الخلقة (شرح المذاہب ج۱۶ صفحہ ۶۸۰) البتہ شافعیہ نے تاجیل کے مسئلہ کو مختلف فیہ ضرور مانا ہے چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں "ولا يضرب المدة الاالحاكم لان عمرؓ عنه اجل العنين سنة ولأن من الناس من قال يؤجل ومنهم من قال لايؤجل وكل حكم مختلف فيه فلا يثبت الابالحاكم"

(۵) مذهب مالكيه:۔

مالکیہ کے ہاں جن عیوب کی وجہ سے زوجین کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہوتا ہے وہ تین طرح کے ہیں۔

(۱) وہ عیوب جو عورتوں کے ساتھ مختص ہیں مثلاً رتق، قرن وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ مرد کے مطالبے سے عورت کو قاضی اپنے اجتہاد سے علاج کے لئے مہلت دے گا بشرطیکہ ان کے صحیح ہونے کی امید ہو (۲) وہ عیوب جو مرد کے ساتھ خاص ہیں مثلاً عنین وخصی وغیرہ ہونا (۳) وہ عیوب جو زوجین میں مشترک ہیں مثلاً جنون، برص، جذام وغیرہ ان کا حکم یہ ہے کہ اگر مرض زائل ہونے کی امید ہو تو مریض کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی لیکن اگر امید نہ ہو تو مہلت نہیں دی جائے گی چنانچہ علامہ دسوقی فرماتے ہیں: "اعلم أن الادواء المشتركة والمختصة بالرجل اذا وجنى برؤها فانه يؤجل فيها الحرسنة والعبد نصفها' حاشیۃ الدسوقی ج۳ ص۱۱۴) اور شیخ احمد الصاوی بلغۃ السالک میں فرماتے ہیں "اعلم ان الادواء المشتركة والمختصة بالرجل اذاوجى بروها فانه يؤجل فيها الحرسنة والعبد نصفهاوأما الادواء المختصةبالمرأة فالتاجيل فيهاان رُجى البرء بالاجتهادا" (ص۳۹۵، ج۱) اس سے معلوم ہوا کہ اگر مرد کو تندرست ہونے کی امید ہو تو اسے ایک سال کی مہلت ملے گی اور اگر اسے تندرست ہونے کی امید نہ ہو تو مہلت نہیں دی جائے گی بلکہ فی الحال تفریق کر دی جائیں گی چنانچہ عبدالرحمٰن الجزیری نے مزید وضاحت سے مالکیہ کی مذہب کو ذکر فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں: "واذاكان المرض القائم بالرجل من عيوب التناسل كالعنة وارتخاءِ الذكرويقال له الاعتراض فانه يؤجل له فيها سنة بشرط ان يرجى برء الداء واما اذاكان لايرجىٰ بروه كالمجبوب اوالخصى الذى لايمنى اوالعنين الذى له آلة صغيرة بحسب الخلقة فلا يستطيع الوصول الى الوطى فان مثل هولاء لايرجى بثرهم فلا معنى للتأجيل لهم لأن الغرض من التاجيل التداوى وحيث لايرجىٰ البرء ففيم التداوى" (الفقه على المذاهب الأربعة ج۴ صفحہ ۱۸۶) حنابلہ اور شافعیہ کے مذہب کی تفصیل میں یہ بات گزر چکی ہے کہ عنین کو مہلت دینا یہ مسئلہ فی نفسہ مختلف فیہ ہے کیونکہ بعض حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ تاجیل نہیں ہوگی اور قاعدہ یہ ہے کہ مختلف فیہ مسئلہ میں حکم حاکم رافع نزاع ہوتا ہے لہٰذا اگر نفس تاجیل کے بغیر بھی قاضی تفریق کر دے تو تفریق درست ہے جب نفس تاجیل کے بغیر تفریق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درست ہو سکتی ہے تو جہاں مرد کے مطالبہ نہ کرنے یا لاعلاج ہونے کی بناء پر تاجیل کے بغیر تفریق کی جائے وہ بدرجہ اولیٰ درست ہونی چاہئے اور اس صورت میں حکم حاکم بھی موجود ہے۔

(٦) پاکستان کے عائلی قوانین:۔

کیونکہ پاکستان کے عائلی قوانین میں شوہر کے نامزد ہونے کی بناء پر اسے ایک سال کی مہلت ملنے کے لئے شرط ہے کہ مرد عدالت میں اس کی درخواست دائر کرے ورنہ بغیر مہلت کے نکاح فسخ کر دیا جائے گا قانون کی عبارت ملاحظہ ہو اسلامی قانون کے تحت شادی شدہ کوئی عورت مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ وجوہات پر انفساخ ازدواج کی ڈگری حاصل کرنے کی حق دار ہوگی یعنی: کہ شادی کے وقت شوہر نامرد تھا اور ایسا ہی چلا آرہا ہے۔

سوال: کیا شوہر عنین ہونے کی صورت میں درخواست دائر کردے گا یا یہ عورت کی حق میں ہے بصورت دیگر اگر عورت نے درخواست برائے ڈگری انفساخ نکاح دے کر شوہر نے مرافعہ الی العدلیہ نہیں کی تو اس صورت میں بھی قاضی بغیر مہلت سال دیئے ہوئے نکاح فسخ کردے اور یہ بحکم طلاق بائن شمار ہوگا مگر شرط یہ ہے (ج) وجہ (v) پر ڈگری صادر ہونے سے قبل شوہر کی درخواست پر عدالت حکم دے سکتی ہے کہ ایسے حکم کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر شوہر عدالت کو مطمئن کرے کہ وہ نامرد نہیں رہا اور اگر خاوند عدالت کو اس مدت کے دوران اس طور پر مطمئن کردے تو مذکورہ وجہ پر ڈگری صادر نہیں کی جائے گی لہٰذا اگر عورت عنین کی طرف سے مطالبہ نہ ہونے یا اس کے لاعلاج ہونے کو بنیاد بنا کر یہ سمجھے کہ اسے مہلت کی ضرورت نہیں اور فی الحال نکاح فسخ کردے تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور مسئلہ کے مختلف فیہ ہونے کی وجہ سے ایک سال کی مہلت کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ختم کرنا حنفیہ کے اصول کے مطابق صحیح ہے۔

(واللہ اعلم)

البحوث الاسلامیہ عربی کا اجراء

تشنگانِ علم و تحقیق اور عربی زبان کا ذوق رکھنے والوں کے لئے عظیم خوشخبری

المباحث کی قارئین کے لئے ایک اور گراں قدر علمی تحفہ عربی مجلہ "البحوث الاسلامیہ" پیش خدمت ہے۔ اس مجلہ میں عصر حاضر کے اہم مسائل کا فقہی حل تلاش کیا جاتا ہے اور بہت سے اہم سوالات پر تحقیق پیش کی جاتی ہے جو یقیناً علمی ذوق رکھنے والوں کو اچھا خاصا مواد فراہم کرے گا خود بھی خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی خریدار بنا کر اس خالص دینی، علمی سلسلہ میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔

قارئین سے عمدہ مضامین کی فراہمی اور اشتہارات کی اشاعت میں بھی تعاون درکار ہے۔

برائے رابطہ: دفتر جدید فقہی تحقیقات جامعہ المرکز الاسلامی ڈیرہ روڈ بنوں۔ فون: 331353، فیکس: 331355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.com

© rasailojaraid.com